DATE: ___/___/______

سوال نمبر ۱

ا۔ تعارفی خاکہ

اسلام دین آخر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ایسا دین کامل ہے جو دنیا کے تمام تر ادیان سے منفرد ہے۔ اس کی چند خصوصیات، مثلاً عقیدہ توحید، اصول خمسہ، کاملیت، جامعیت، انصاف، اخلاقیات اور ان گنت اور خوبیاں اس کو دیگر ادیان سے ممتاز کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ تمام عقائد و عبادات ہی ہیں جو اسلام کو نہ صرف سامی بلکہ غیر سامی مذاہب سے بھی جداگانہ حیثیت دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کو محض ایک مذہب سے بہت آگے بڑھ کر ایک مکمل نظام حیات کا درجہ حاصل ہے۔

ب۔ اسلام کی نمایاں خصوصیات

۱۔ دین وحدانیت:

اسلام انسان کو اس عقیدہ توحید کی طرف بلاتا ہے جو اس کی فطرت میں شامل ہے۔ پروفیسر شمٹ انسان کی اسی فطرت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ~~اسلام~~ توحیدی اعتقادات کا خدائے واحد ہی دراصل انسان کے ابتدائی تصور کی اعلیٰ ترین ہستی تھا۔ لہٰذا اسلام کا انسان کو ایک خدا کی طرف بلانا اس کی ایک نمایاں خصوصیت ہے جو اس کی فطرت سے ہم آہنگ ہے۔

2۔ اسلام کے اصولِ خمسہ

اسلام محض عقائد تک محدود نہیں ایسا بلکہ انسان کی زندگی کو ایک ایسے نظام میں ڈھالتا ہے جس میں ہر لحظہ اس کو دین سے تعلق محسوس ہوتا ہے۔ اور یہ تعلق دین کے اصول خمسہ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

DATE : __/__/____

ان اصولِ خمسہ کا ذکر احادیث میں یوں آیا ہے :

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے یعنی اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ والسلم) اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا

(الحدیث)

یہ اصول دراصل اسلام میں داخل ہونے والے ہر انسان کی زندگی کو اپنے حصار میں داخل کرتے ہیں اور ہر لمحہ اس کی نگہبانی اس طرح سے کرتے ہیں کہ اس کو ایک نیا طرزِ زندگی مل جاتا ہے۔

ج۔ دینِ اسلام کی کاملیت

دینِ اسلام ایک مکمل دین ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام تر تعلیمات، جو اس نے انسانوں کے لیے مخصوص کی ہیں، بیان کر دی ہیں۔ اسی حقیقت کا اظہار قرآن مجید میں یوں کیا گیا

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

"آج اللہ تعالیٰ نے تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔"

(القرآن)

یوں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی کاملیت کا اظہار کرتے ہوئے یہ ظاہر کر دیا کہ اس کے بعد کوئی دین نہیں آئے گا اور صرف یہ دین ہی مقبول ہے۔

Scanned with CamScanner

DATE: __/__/__

۴۔ دین اسلام کی جامعیت:

دین اسلام دراصل ایک جامع دین ہے جو صرف انسان کی انفرادی زندگی کا احاطہ نہیں کرتا بلکہ اس کی سیاسی، معاشی اور سماجی زندگی کے لیے بھی اصول وضع کرتا ہے۔ اس خصوصیت کا اظہار قرطبہ یونیورسٹی کے ضمیر اختر خان نے مندرجہ ذیل خاکہ میں کیا ہے۔

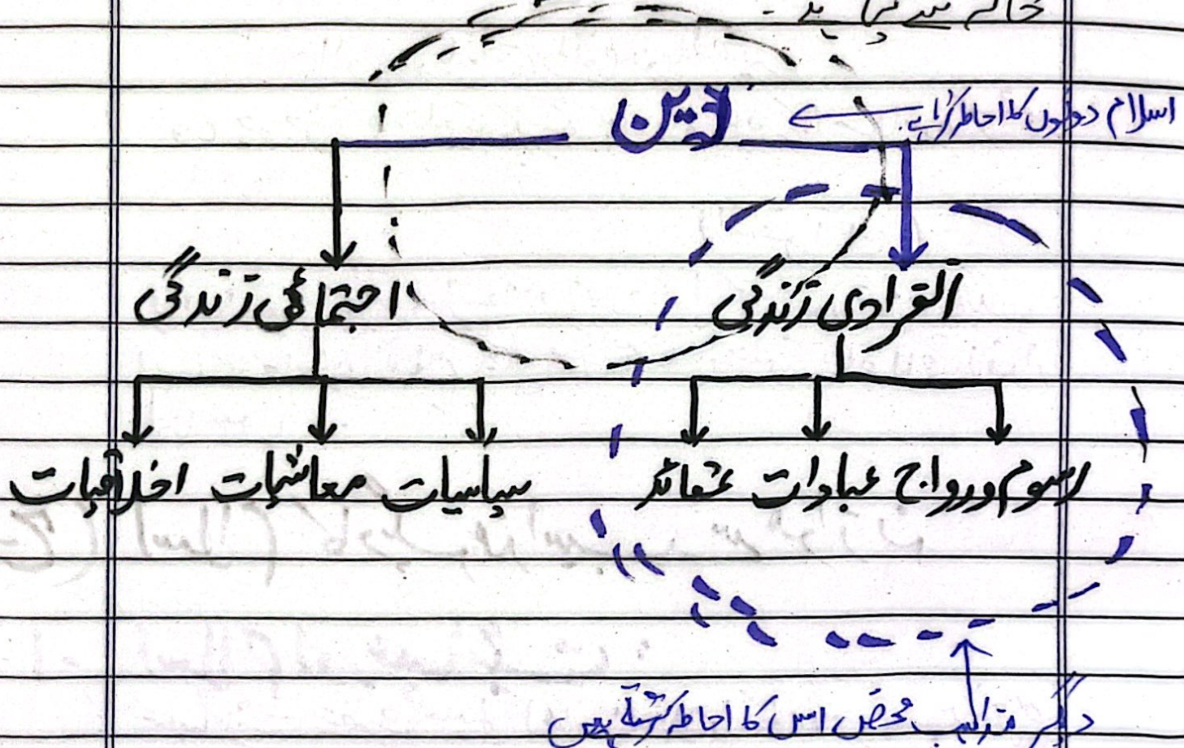

۵۔ اسلام اور اخلاقیات

اسلام اخلاقیات کے چند ایسے اعلیٰ اصول وضع کرتا ہے جو نوع انسانی کے لیے انتہا ضروری ہیں۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

مساوات انسانی: اللہ تعالیٰ نے دین اسلام میں مساوات کے اصول کو یوں بیان فرمایا

انما المومنین اخوۃ

"بے شک مومن آپس میں بھائی ہیں۔"

(القرآن)

DATE: __/__/____

صبر و تحمل: اللہ تعالیٰ نے مومنین کو صبر و تحمل کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

ان اللہ مع الصابرین

"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

مزید قرآن مجید میں یوں فرمایا گیا کامیاب انسانوں کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے یوں بیان کیا گیا۔

والتوصوا بالحق والتوصوا بالصبر

"وہ جو حق کی تلقین کرتے ہیں اور صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں"

(القرآن)

یوں اسلام معاشرے میں صبر و تحمل کی صورت میں ایک ایسا معاشرہ تمام تحمل میں آتا ہے جس کے اخلاقی اقدار بلند ہیں۔

ج) اسلام کا دیگر مذاہب سے موازنہ

۱۔ اسلام اور عیسائیت:

عیسائیت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا مذہب ہے تاہم وقت گزرنے کے ساتھ اس کی تعلیمات مسخ ہو چکی ہیں۔ عیسائیت کی بنیاد تثلیث مقدس (Holy Trinity) کی بنیاد پر ہے۔ اس عقیدہ میں حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا قرار دیا گیا ہے اور ان کی خدائیت میں بھی عقیدہ رکھنے کا حکم دیا گیا۔ اسلام ان سب کے خلاف ہے اور صاف الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

لم یلد ولم یولد

"نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے"

یوں اسلام اپنے تصورِ وحدانیت میں عیسائیت سے جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔

(۲)

2- اسلام اور یہودیت:

عیسائیت کی نسبت یہودیت اسلام سے قدرے مماثلت رکھتا ہے کیونکہ اس کی بنیاد بھی خدائے واحد کے عقیدہ پر ہے۔ تاہم یہودیت کی تعلیمات 'جو حضرت موسیٰ کی تعلیمات سے شروع ہوئی' اب مسخ ہو چکی ہیں۔ اس کی نسبت اسلام کی تعلیمات کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وان له لحٰفظون ۸

"بے شک ہم نے یہ ذکر (قرآن) نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔"

یوں اللہ تعالیٰ کے پیغام کی حفاظت اسلام کو یہودیت سے جدا کرتی ہیں۔

3- اسلام اور ہندومت:

ہندومت کی بنیاد ایک سے زیادہ خداؤں (Polytheism) پر رکھی گئی ہے۔ ہندومت کی بنیادی تعلیمات ایک ایسے معاشرے کا قیام ہیں جہاں اہل مذہب معاشرے کے اہم ترین مقام پر فائز ہوں جن کو برہمن کہا
1- جاتا ہے۔ اس کے برعکس مزدور طبقہ اور اچھوت لوگ معاشرے کی سب سے نچلی سطح پر رکھے جاتے ہیں۔ یہ ایک ناانصافی معاشرے کا قیام ہے۔ اسلام نے ہندومت کے مقابلہ میں ایک منصف معاشرے کے قیام پر یقین رکھتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں فرمایا:

"کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت نہیں اور نہ کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل ہے۔ اللہ کے نزدیک فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔"

(الحدیث)

یوں اسلام اپنے اصولِ مساوات میں ہندومت سے مختلف ہے

DATE: ___/___/______

حصولِ کلام (۷)

اسلام بحیثیت دین کامل چند ایسے اصول وضع کرتا ہے
جو اسلام کو تمام تر مذاہب سے جدا کرتے ہیں۔
ان اصولوں میں عقیدہ توحید، اصول خمسہ، حسنِ اخلاق
و اخلاقیات و دیگر شامل نمایاں ہیں۔ یہ اصول ہی دراصل
وہ ستون ہیں جو اسلام کو دیگر سماجی و مذہبی سماجی
مذاہب سے ممتاز مقام دیتے ہیں۔ اسی حقیقت
کو علامہ اقبال نے یوں بیان فرمایا۔

**کیپٹلزم، کمیونزم اور دیگر تمام "ازم" کوئی حیثیت
نہیں رکھتے۔ دراصل اسلام ہی وہ سچائی ہے
جو انسانیت کی نجات کا ذریعہ ہے۔**

لہٰذا اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو سب ادیان سے
جدا ہے اور اپنی منفرد خصوصیات کی بنا پر ان سب
سے افضل ہے۔

سوال نمبر 2:

۱۔ تعارفی خاکہ

دین اسلام کا رکن نماز (صلوٰۃ) دراصل ایک ایسا
فلسفہ ربانی ہے جس سے نہ صرف انسان کی اخروی
بلکہ اس کی دنیوی زندگی بھی پرنور ہو جاتی ہے۔ انسان
کی زندگی کو خوبصورت کر دینے والے اس عمل کی کئی
اقسام ہیں جن میں سے فرائض، نوافل، واجبات اور
سنن نمایاں ہیں۔ یہ نماز دین میں مختلف حیثیت
رکھتی ہیں اور ان کی موجودگی سے نہ صرف انسان کی
روحانی اور اخلاقی بلکہ معاشرتی زندگی پر بھی بے حد
مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اسی حقیقت کو حکیم
مشرق نے یوں بیان فرمایا:

Scanned with CamScanner

DATE : ___/___/______

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

یوں نماز ہی وہ عبادت ٹھہرتی ہے جو انسان کو کردار کی اعلیٰ ترین بلندیوں پر لے جاتی ہے۔

ب۔ نماز کا فلسفہ

۱۔ ایک مستقل اور مسلسل عبادت:

اسلام میں فرائض نماز دن میں پانچ مرتبہ ادا کرنا ضروری ہے۔ نماز کی یہ مسلسل اور مستقل رہنے کی خصوصیت ہی ہے جو انسان کو خدا سے جوڑے رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اسی حقیقت کو حدیث میں یوں بیان کیا گیا:

"تم میں سے کوئی شخص جب نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے چپکے چپکے ملاقات کرتا ہے"

(الحدیث)

یوں دن میں پانچ مرتبہ رب کی حضوری رہتی اور رب سے ملاقات انسان کی زندگی میں بہت مثبت اثرات لاتی ہے اور یہی ~~انسان~~ صلوٰۃ کا بنیادی فلسفہ ہے۔

۲۔ رب تعالیٰ کی بندگی کا اظہار:

صلوٰۃ کو اصطلاحی معنی محض دعا تک محدود نہیں بلکہ رکوع و سجود اور قیام و نشست پر مبنی ایک خصوصی عبادت صلوٰۃ کہلاتی ہے۔ اس طریقے پر عمل کر کے رب تعالیٰ انسان کو بندگی کا اظہار کرنا سکھاتے ہیں۔ اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ یوں بیان کرتے ہیں:

"دوسری طرف تم میں سے کوئی انسان ہے جو اپنے رب کی بندگی میں اپنی جان کھپا دیتا ہے۔ ایسے لوگوں پر اللہ بہت مہربان ہے"

(القرآن)

Scanned with CamScanner

DATE : __/__/__

پس اللہ رب تعالیٰ کی بندگی کا اظہار احسن طریقے سے کرنا ہی نماز کا بنیادی فلسفہ ہے۔

3- مسلمانوں کے اتحاد و یکجہتی کا عملی مظاہرہ

اسلام میں نماز اکیلے پڑھنے کی بجائے نماز با جماعت پر زور دیا گیا ہے۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ:

"جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اکیلے نماز ادا کرنے سے ستائیس گنا زیادہ افضل ہے۔"

(الحدیث)

پس جب تمام مسلمان یکجا ہو کر نماز ادا کرتے ہیں تو ان کے اتحاد کا ایک عملی نمونہ دیکھنے کو ملتا ہے جس سے امت مسلمہ کی یکجہتی کا اظہار ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ نماز کو فرض قرار دیا گیا۔

4- نماز کی فرضیت کی دیگر وجوہات

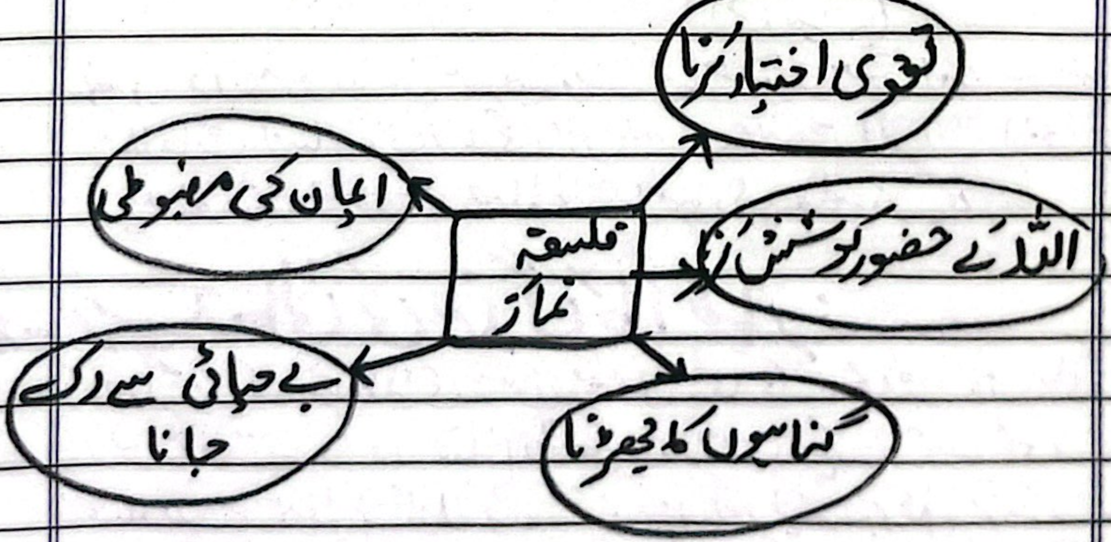

DATE : ___/___/___

(ج) نماز کی اقسام

1- فرائض

یہ وہ نمازیں ہیں جن کا ادا کرنا فرض کیا گیا ہے اور جن کو چھوڑنے پر سخت وعید ان الفاظ میں آئی ہے:

"جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اس نے کفر کیا"
(الحدیث)

فرائض نمازوں میں فجر، ظہر، عصر، مغرب، اور عشا شامل ہیں۔ نیز نمازِ جنازہ کو بھی فرضِ کفایہ کی حیثیت حاصل ہے۔

2- واجبات

یہ وہ نمازیں ہیں جن کا درجہ فرائض کے قریب بھی ہے تاہم ان میں اتنی سختی نہیں کی گئی۔ ان میں عشا میں ادا کی جانے والی وتر نماز شامل ہے۔ ان کا درجہ حالانکہ فرائض سے کم ہے مگر ان کو ادا کرنا بھی بے انتہا ضروری ہے۔

3- سنت نماز:

یہ نمازیں وہ ہیں جن کو ادا کرنا فرض یا واجب نہیں مگر حضور اکرم نے ان نمازوں کو ادا کیا اور ان کی تلقین کی۔ ان کی دو مزید اقسام ہیں۔

(ا) سنت مؤکدہ

یہ وہ نمازیں ہیں جو نبی اکرم نے تسلسل کے ساتھ اپنی حیاتِ مبارکہ میں ادا کی۔ لہٰذا ان کا درجہ افضل ہے۔

(ب) سنتِ غیر مؤکدہ:

اس میں وہ نمازیں شامل ہیں جو نبی اکرم نے ادا کی مگر ان میں تسلسل قائم نہیں کیا اور نہ ہی ان میں تسلسل قائم رکھنے کی تلقین کی۔ لہٰذا یہ نمازیں ادا کرنا یا نہ کرنا نمازی کے اختیار میں ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

DATE: __/__/__

4- نوافل:

یہ وہ نمازیں ہیں جن کو ادا کرنا یا نہ کرنا مکمل طور پر نمازی کے اختیار میں ہے۔ وہ چاہے تو ان نمازوں کو چھوڑ بھی سکتا ہے گو کہ افضل یہی ہے کہ ان نمازوں کو بھی ادا ہی کیا جائے۔ نوافل کی بھی دو اقسام ہیں۔

1- روزمرہ نفلی نمازیں:

یہ وہ نمازیں ہیں جو روزمرہ زندگی میں شامل ہیں اور عموماً فرائض کے ساتھ ہی ان کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ تہجد، اشراق، چاشت، اور اوابین ان عبادات میں نمایاں ہیں۔

2- خصوصی نفلی نمازیں:

یہ وہ نمازیں ہیں جو کسی خاص مقصد کے لیے ادا کی جاتی ہیں اور خاص موقع پر ادا کی جاتی ہیں۔ مثلاً کسی حاجت کے موقع پر نماز حاجت ادا کرنے کی تلقین یوں کی گئی:

والستعینوا بالصبر والصلوٰۃ

"اور صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو"

(القرآن)

نماز حاجت کے علاوہ نماز توبہ، نماز استسقیٰ، نماز خسوف اور دیگر کئی نوافل عبادات مختلف مواقع پر ادا کی جاتی ہیں۔

(ح) نماز کے روحانی اثرات

1- رب ذوالجلال سے قربت حاصل کر کے ایمان کو تازگی حاصل ہونا:

نمازی پنج وقتہ نماز ادا کر کے اپنے رب کی قربت حاصل کرتا ہے

DATE: __/__/____

اس حقیقت کو سورۃ علق میں اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے۔

"اور اپنے رب کے حضور سجدہ ریز رہو اور اس سے اس کے قریب ہو جاؤ۔"

(القرآن)

یوں رب کی قربت کا احساس انسان میں روحانیت کو تازگی دیتا ہے۔

2- گناہوں کا جھڑنا:

نمازی کے گناہ جھڑنے کا ذکر حدیث مبارکہ میں بہت وضاحت سے ملتا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری سے مروی ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت سلیمان فارسی ایک مرتبہ حضرت محمد کے ساتھ ایک باغ میں گئے۔ نبی اکرم نے ایک درخت کی ٹہنی پکڑ کر ہلایا جس سے اس درخت کے پتے گرنے لگے۔ نبی اکرم نے پھر حضرت سلیمان فارسی کو بتایا کہ جب کوئی نمازی نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑتے ہیں جیسے اس درخت سے پتے۔ یوں نمازی گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

(5) نماز کے اخلاقی اثرات:

نماز سے پابندی وقت میں اضافہ

نماز انسان کو وقت کی پابندی کا گر سکھاتی ہے۔ جب انسان اپنی نمازوں کی پابندی اچھے طریقے سے کرتا ہے تو وہ ان کے اوقات کار کے مطابق چلتا ہے جس سے اس کی زندگی بہت منظم ہو جاتی ہے۔ قرآن حکیم میں بھی نظام کو محض ادا کرنے کی بجائے ان کی حفاظت کے بارے میں یوں بیان کیا گیا

والحفظو علی الصلوٰۃ

"اور اپنی نمازوں کی نگہداشت کرو"

(القرآن)

DATE: ___/___/___

یوں اس نگہداشت سے وقت کی پابندی بھی مراد ہے۔

2۔ اعلیٰ کردار و سیرت کا قیام

نماز انسان کے اخلاق و کردار کو بہت اعلیٰ خطوط پر استوار کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفہ دوم حضرت عمرؓ نے جب اپنے صوبوں میں گورنر مقرر کیے تو ان کو تلقین کی کہ نماز کی پابندی کرو۔ اگر تم نماز کی پابندی کرو گے تو تم دنیاوی کاموں کی بھی پابندی کرو گے اور اگر نماز کو ضائع کرو گے تو دنیاوی کاموں کو بھی ضائع کر دو گے۔ اس سے ظاہر ہے کہ نماز کی پابندی سے ایسا کردار و سیرت عمل میں آتے ہیں جو نہ صرف اخروی بلکہ دنیوی زندگی میں بھی اہم ہیں۔

(۶) نماز کے معاشرتی اثرات

۱۔ متحد معاشرے کا قیام:

نماز باجماعت معاشرے کو متحد کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ تاریخ اسلامی اس بات کی گواہ ہے کہ ابتدائی ریاست اسلامی میں تمام تر فیصلے مسجد میں کیے جاتے تھے جن پر ریاست کا تمام نظام منحصر ہوتا ہے۔ ان ہی جگہوں میں تمام مسلمانوں سے مشاورت کی جاتی تھی اور یہی اس بات کی وجہ تھی کہ ابتدائی دور کے مسلمان بے حد متحد اور منظم تھے۔

2۔ امت مسلمہ کی شان و شوکت کا اظہار:

اسلام تمام مسلمانوں کو یوں متحد کرتا ہے جس کی مثال ساری دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ نماز بھی اسی تصور کی ایک عملی شکل ہے۔ جب مسلمان دیکھ و متحد نماز کے لیے "حی علی الصلوٰۃ" کی پکار پر نکل کھڑے ہوتے ہیں تو اس سے امت مسلمہ کی شان و شوکت اور اس کے متحد ہونے کا احساس جنم لیتا ہے۔

DATE: ___/___/___

(ک) حصولِ کمال

نماز دینِ اسلام کا بنیادی رکن ہے جس کا فلسفہ
انسان کی عبادت و بندگی کا اظہار اور اسلام کے
انسان کی زندگی میں مستقل و مسلسل رہنے پر مشتمل ~~ہے~~
نماز کی یہ خصوصیت ہے جو اس کو باقی تمام مذاہب
سے ممتاز کرتی ہے۔ ~~اگر صلوٰۃ کو~~ صلوٰۃ کی بلند تر
اقسام ہیں جن میں فضیلت کے لحاظ سے تقسیم کیا جائے
تو فرائض، واجبات، سنن، اور نوافل شامل ہیں۔
یہ تمام سے صلوٰۃ جب انسان کی زندگی میں شامل
ہوتی ہیں تو نہ صرف اس کی روحانی بلکہ اخلاقی اور
معاشرتی زندگی پر اپنے اثرات مرتب کرتی ہیں جس
کی مثال کہیں اور دیکھنے میں نہیں ملتی۔

سوال نمبر 6:

تعارفی خاکہ

اسلام میں اقلیتوں کو خصوصی اہمیت دی گئی اور ان
کے جامع حقوق ~~مرتب~~ وضع کر دیئے گئے۔ ان حقوق میں
اقلیتوں کے دین کی حفاظت، جان و مال کا تحفظ،
ان کے سیاسی و معاشی حقوق کا تحفظ اور کئی حقوق
شامل ہیں۔ ان حقوق کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کے چند
فرائض بھی بیان کیے گئے جن میں مسلمانوں سے غداری نہ
کرنا، جنگ و جدل میں ان کو دھوکہ نہ دینا اور اسلامی اخلاقی
اور معاشی اصول، جو کہ اسلامی ریاست میں رائج ہیں، ان سے
انحراف نہ کرنا شامل ہیں۔ یہ تمام حقوق و فرائض مل کر
اقلیتوں کو اسلامی ریاست کا ایک حصہ بناتے ہیں اور
تمام دنیا پر یہ واضح کرتے ہیں اسلام سے وہ مذہب
ہے جو کہ تمام دنیا میں پرامن بھائی چارے اور مذہبی
برداشت و تحمل کو فروغ دیتا ہے اور وما ارسلنک الا رحمۃ
للعلمین کے مصداق ایک ایسے معاشرے کا قیام چاہتا ہے
جہاں رحمت ہی بنیادی اصول ہو۔

Scanned with CamScanner

DATE: ___/___/___

(ب) اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

1. اقلیتوں کے دین کا تحفظ

اسلام اپنے ماننے والوں سے اس کا تقاضا نہیں کرتا کہ وہ تمام لوگوں کو ان کی مرضی کے خلاف اسلام میں شامل کریں۔ دراصل اسلام تو بیان کرتا ہے کہ:

لا اکراہ فی الدین

"دین میں کوئی زبردستی نہیں"

(القرآن)

یہی اصول اللہ تعالیٰ اقلیتوں کے لیے بھی وضع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ:

لکم دینکم ولی الدین

"تمہارے لیے تمہارا دین اور ان کے لیے ان کا دین"

اس کا اظہار ابتدائی اسلامی ریاست اور قرون وسطیٰ کے سنہری دور میں اسلامی حکومتوں کی تاریخ سے ہوتا ہے۔ ان ادوار میں اقلیتوں کو مذہبی طور پر آزادی دی گئی اور ان پر کسی طرح کی زبردستی نہیں کی گئی۔

2. اقلیتوں کی جان کا تحفظ

اقلیتوں کی جان کے تحفظ کو بھی بنیادی حیثیت دی گئی۔ مسلمانوں کو جنگ و جدل کے دوران بھی اس بات کی اجازت نہیں تھی کہ وہ فریق مخالف کے ان لوگوں کا قتل کریں جو جنگ میں حصہ نہیں لے رہے۔ یہی اصول مفتوحین پر بھی مرتب کیا گیا اور اقلیتوں کو اس بات کی یقین دہانی کرائی گئی کہ ان کی جان کا تحفظ لازماً کیا جائے گا۔

3. اقلیتوں کے مال کا تحفظ

اسلام میں اقلیتوں کے مال کو بھی محفوظ رکھنے کا

Scanned with CamScanner

حکم دیا۔ درحقیقت یہ اسلام ہی ہے جس نے اقلیتوں کا مال و دولت سے فائدہ اٹھانے کے بجائے اس کے تحفظ ہی کو اپنی بنیادی ذمہ داری بنایا اور یہی اسلام کو دیگر تمام مذاہب سے ممتاز کرتا ہے۔

4۔ اقلیتوں کو سیاسی حقوق دینا:

آج جہاں دنیا میں ہر طرف اقلیتوں کے حقوق کو دبایا جا رہا ہے، خواہ وہ اسرائیل ہو جہاں فلسطینیوں کے حقوق کو پامال کیا جا رہا ہو یا وہ بھارت ہو جہاں کشمیری مسلمانوں پر سیاسی فیصلے مسلط کیے جا رہے ہوں۔ اسلام اس کے برعکس ایک معاشرے کا قیام عمل میں لاتا ہے جہاں اقلیتوں کو سیاسی نمائندگی بھی دی جاتی ہے اور ان کو انتظامی امور میں بھی شامل رکھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام اقلیتوں کو تمام دنیا کے مذاہب سے بڑھ کر حقوق دیتا ہے۔

5۔ اقلیتوں کے معاشرتی حقوق کا تحفظ

اسلام سیاسی حقوق کے ساتھ اقلیتوں کو معاشرتی حقوق بھی مہیا کرتا ہے۔ اسلام میں جنگ کے دوران بھی مذہبی عبادت گاہوں مثلاً گرجا گھروں اور مندروں پر حملہ کرنے سے سخت منع کیا گیا۔ اس سے یہ واضح ہے کہ اسلام اقلیتوں کو ان کی مذہبی اور دیگر رسوم و روایات ادا کرنے کی پوری آزادی دیتا ہے۔

6۔ اقلیتوں کے تشخص کی حفاظت:

اسلام اقلیتوں کے تشخص کو مسلمانوں کے ساتھ ضم کرنے کا قائل نہیں ہے۔ درحقیقت اسلام دیگر تمام مذاہب کے بارے میں بہت احترام سے بات کرتا ہے اور اسلامی ریاست کے امرا کو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ بھی اسی اصول پر عمل کریں جس سے اقلیتوں کے تشخص کی حفاظت کا اہتمام عمل میں آئے۔

DATE: __/__/__

(ج- اسلام میں اقلیتوں پر عائد فرائض :

1- مسلمانوں کے ساتھ وفاداری :

اسلام جہاں مسلمانوں کو اس بات کا پابند کرتا ہے کہ وہ اقلیتوں کے جان و مال کی حفاظت کریں وہیں وہ اقلیتوں سے بھی یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ مسلمانوں اور اسلامی ریاست کے ساتھ وفادار رہیں اور ان کی جان و مال کو پامال کرنے کی کسی بھی سازش کا ~~[crossed out]~~ حصہ نہ بنیں۔

2- جنگ و جدل میں فریقِ مخالف کی مدد نہ کرنا

امن میں مسلمانوں کے خلاف سازش نہ کرنے کے ساتھ ہی اقلیتوں پر یہ بھی بنیادی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ حالتِ جنگ میں مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ کر فریقِ مخالف کے ساتھ نہ ہو جائیں۔

3- اسلامی ریاست کے اصولوں پر عمل :

اسلامی ریاست کا ایک حصہ ہونے کے لحاظ سے اقلیتوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اسلامی ریاست کی طرف سے وضع کردہ تمام اصولوں کی پیروی کریں اور ان سے انحراف نہ کریں۔

4- جزیہ کی ادائیگی :

جزیہ اقلیتی قوم پر لگایا جانے والا وہ ٹیکس ہے جو ان کی جان و مال کی حفاظت کے بدلے میں قابلِ جنگ افراد سے لیا جاتا ہے۔ اقلیتوں پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ جزیہ کی ادائیگی کو یقینی بنائیں۔

5- اسلامی معاشرتی اصولوں کا احترام :

جس طرح سے مسلمانوں پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ اقلیتوں کے ~~[crossed out]~~ معاشرتی و مذہبی اصولوں کا احترام

Scanned with CamScanner

DATE: ___/___/___

کریں، یوں ہی اقلیتوں کی بھی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ بھی اس عمل کو سراہیں۔ مثلاً اقلیتوں کو چاہیے کہ وہ اسلامی ریاست میں کھلے عام شراب نہ پئیں کیونکہ اس سے بنیادی اسلامی اصول سے انحراف ہوتا ہے۔

5- اسلامی معاشی نظام کا احترام:

اسلامی معاشی نظام سود کو روکتا ہے۔ لہذا ایک اسلامی ریاست سود کے بارے میں کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتی۔ یوں اس ریاست کے اقلیتی باشندوں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ سود سے اجتناب کریں۔

6- پر امن بقائے باہمی کے لیے کوششیں:

اقلیتوں سے اسلامی ریاست یہ بھی توقع رکھتی ہے کہ وہ پر امن بقائے باہمی کے لیے مصروفِ عمل رہیں اور اس سلسلے میں ریاست سے جتنا تعاون کر سکتے ہیں کریں۔

(ج) حصولِ کلام

اسلام ایک ایسا دین ہے جو انسانیت کے لیے رحمت ہے اور یہ رحمت محض مسلمانوں تک محدود نہیں۔ تمام ہی ادیان کے لوگ، بالخصوص وہ اقلیتیں جو اسلامی ریاست میں رہتی ہوں، اسلام کے اعلیٰ اصولوں سے مستفید ہوتی ہیں۔ ان کو نہ صرف جان و مال بلکہ عقیدہ و مذہب کا تحفظ بھی دیا جاتا ہے اور سیاسی و انتظامی معاملات میں بھی شامل کیا جاتا ہے۔ تاہم یہاں ایک حقوق و فرائض لازم و ملزوم ہیں۔ جہاں اسلام اقلیتوں کو بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے وہیں ان پر چند ذمہ داریاں بھی عائد کی ہیں جن میں وفاداری، معاشرتی احترام، ریاستی اصولوں کی پابندی اور دیگر اصول شامل ہیں۔ ان ہی سنہری اصولوں کی پابندی سے اسلامی ریاست ایک ایسی ریاست بنتی ہے جہاں کسی کا حق پامال نہیں ہوتا۔

Scanned with CamScanner

DATE: __/__/__

سوال نمبر 6: ا- شریعت اور اس کے ذرائع

(ا) **تعارفی خاکہ**

شریعت دین اسلام کے وضع کردہ تمام اصولوں کا وہ مجموعہ ہے جو ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس شریعت کے چند ذرائع ایسے ہیں جو اس کا بنیادی ماخذ ہیں۔ ان ہی ذرائع سے دین اسلام کے سنہری اصول اخذ کیے جاتے ہیں۔ ان تمام اصولوں کا آپس میں رشتہ ترجیحاتی بنیادوں (Hierachial relation) پر ہے۔ یہ سلسلہ کچھ یوں نظر آتا ہے۔

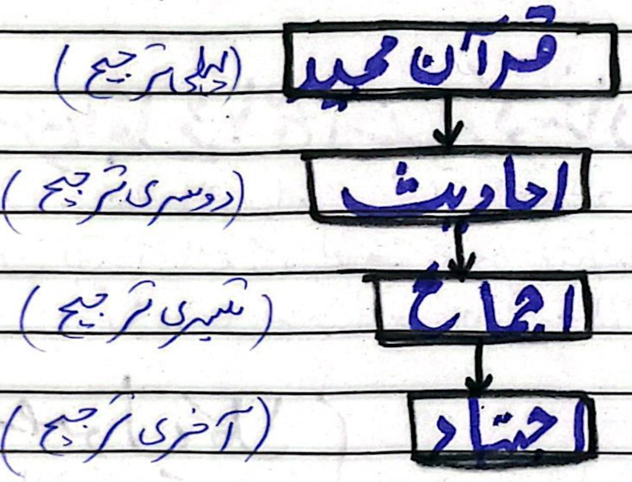

یوں دین اسلام کے تمام اصول سب سے پہلے قرآن مجید میں موجود پیغام پر بنائے جائیں گے اور جن کی [illegible] سے وضاحت نہ ملے وہ احادیث میں سے حاصل کردہ گفتگو سے بنائے جائیں گے اور یوں یہ سلسلہ آخری ترجیح پر جا کر رک جائے گا۔ یوں یہ تمام ذرائع اسلام کی شریعت کو ایک عملی شکل دیتے ہیں۔

(ب) **پہلی ترجیح: قرآن مجید**

قرآن مجید ہی دراصل وہ منبع ہے جس سے اسلام کے سنہری اصول نکلتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کا اظہار یوں کیا:

Scanned with CamScanner

DATE : __/__/____

ذلک الکتٰب لاریب فیہ ھدی اللمتقین ۸

"یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ۸ ھدایت ہے متقین کے لیے۔"

(القرآن)

لہٰذا قرآن حکیم سب سے پہلا منبع ہے جس سے دین و اسلام کے بنیادی اصول تشکیل پاتے ہیں۔ اس لیے اس کتاب پر ایمان لانا دراصل اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی حقیقت کو یوں بیان فرمایا:

"وہ لوگ مومن ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کتاب پر جو اس نے تمہاری طرف نازل کی"

(القرآن)

یوں قرآن ہی وہ کتاب ہے جو دین اسلام کے اصولوں کا سب سے اہم اور بنیادی ماخذ ہے۔

(ج) حدیثِ مبارکہ : دوسری ترجیح

قرآن کے بعد حدیثِ مبارکہ ہی وہ ذریعہ ہے جس سے قرآن کے بیان کردہ اصولوں کو ایک بنیادی شکل ملی۔ قرآن سے جن عبادات و عقائد کی ایک تصوراتی تصویر بیان کی گئی، ان ہی عبادات و عقائد کو حدیث نے عملی جامہ پہنایا۔ لہٰذا حدیثِ مبارکہ اسلامی اصولوں کا دوسرا منبع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا قرآن میں بھی ذکر فرمایا:

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ

"اور جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی"

اس سے ظاہر ہے کہ قرآن کے ہمراہ حدیث پر بھی عمل کرنا اور اس کو اپنی زندگی میں شامل رکھنا اسلامی شریعت کا بنیادی تقاضہ ہے۔

Scanned with CamScanner

(4) تیسری ترجیح: اجماع

اجماع ان اصولوں کو کہتے ہیں جو کسی بھی وقت میں اسلام کے علماء و فقہیں آپس کی آرا سے تشکیل دیتے ہیں۔ اس اصول کا ذکر حدیث مبارکہ میں یوں ملتا ہے:

"میری امت کبھی کسی غلط بات پر یکجا نہیں ہو سکتی"

(الحدیث)

لہٰذا قرآن و حدیث کے بعد اسلامی شریعت کا تیسرا ماخذ اجماع ہی ہے۔

(5) اجتہاد: چوتھی ترجیح

اجتہاد سے مراد وہ عمل ہے جس میں مومن اپنے شعور، عقل، اور مفاد کی بنیاد پر اسلام کے وضع کردہ اصولوں کی بنیاد پر ایک فیصلہ کرتا ہے۔ یہ شریعت اسلامی کا چوتھا اور آخری ماخذ ہے۔ تاہم اس کے لیے کچھ چند شرائط ہیں جن میں مجتہد کا مومن ہونا اور عقل اکفا دو بنیادی شرائط ہیں۔

حصول کلام

اسلامی شریعت درحقیقت اسلام کے وہ رہنما اصول ہیں جو اس کے بارے میں ایک عملی وضاحت پیش کرتے ہیں۔ یہ اصول کئی ذرائع سے اخذ کیے جاتے ہیں۔ ان ذرائع میں قرآن اولین ذریعہ ہے جس کے بعد احادیث، اجماع اور اجتہاد بالترتیب آتے ہیں۔ ان ہی بنیادی ذرائع سے اسلام کی ساری شریعت تشکیل پاتی ہے جس سے یہ ظاہر ہے کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو ساکن (static) ہونے کی بجائے بہت قابل عمل اور رواں (dynamic) ہے جو تمام دنیا اور تمام ادوار کے لوگوں کے لیے بنا ہے۔

Scanned with CamScanner

DATE :

ب: اسلام کا سیاسی نظام اور اس کی خصوصیات

(نوٹ: وقت کی کمی کے باعث تفصیلی جواب کے بجائے مختصر خاکہ لکھا گیا ہے)

مختصر خاکہ

(ا) اسلامی سیاسی نظام کی ضرورت

1- اسلام بحیثیت دین نہ کہ محض مذہب

2- اعلیٰ معاشرے کا قیام

3- اسلام کے پیغام کا دنیا میں فروغ

(ب) اسلامی سیاسی نظام کی بنیادی خصوصیات

(1) اصولِ مشاورت

(2) خلیفہ بحیثیت نائب اللہ

(3) فلاحی ریاست کا قیام

(4) مسلمانوں کے جان و مال کا تحفظ

(5) اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ

(6) دیگر ریاستوں میں اسلام کی اشاعت

Scanned with CamScanner